اختر الایمان

(1995–1915)

اختر الایمان، نجیب آباد، ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ مدّت تک وہ دلّی کالج میں زیرِ تعلیم رہے اور دہلی یونیورسٹی سے بی۔اے۔کیا۔شروع میں محکمۂ سِول سپلائی میں کام کیا، کچھ مدّت تک آل انڈیا ریڈیو میں رہے، اس کے بعد ممبئ جاکر فلموں سے وابستہ ہوگئے۔ان کی نظموں کے چھے مجموعے 'گرداب' (1943) ، 'تاریک سیّارہ' (1946)، ایک منظوم تمثیل 'سب رنگ' (1948) ' آبِ جو' (1959)، 'یادیں' (1961)، 'بنتِ لمحات' (1969) 'نیا آہنگ' (1977) شائع ہو چکے ہیں۔ان کا کلّیات 'سر وساماں' 1984 میں منظرِ عام پر آیا۔ان کی خودنوشت کا نام 'اس آباد خرابے میں' ہے۔چوتھے مجموعے 'یادیں' پر 1962 میں انھیں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ دیا گیا۔ اقبال اعزاز کے علاوہ متعدد صوبائی اکادمیوں نے بھی انہیں اعزازات اور انعامات سے نوازا۔

اختر الایمان کی نظموں میں ایک فلسفیانہ تجسّس کی کیفیت ملتی ہے۔نظم نگاری میں انھوں نے اپنی راہ الگ بنائی ہے۔نیکی اور بدی کی کش مکش، وقت کی اہمیت، خواب اور حقیقت کا تصادم اور انسانی رشتوں کی دھوپ چھاؤں اُن کے پسندیدہ موضوعات ہیں۔ وہ براہِ راست انداز کے بجائے رمزیہ انداز کے شاعر ہیں۔ ان کے یہاں خودکلامی اور مکالمے کی کیفیت ملتی ہے۔ اختر الایمان اردو نظم کے ممتاز شاعر تسلیم کیے جاتے ہیں۔